...ہزاروں سجدے تڑپ رہے ہیں مری جبین نیاز میں

موسم حج ہم پر سایہ فگن ہے اور اللہ نے جن مستطیع بندوں کو اپنے بیت عتیق کے حج کی سعادت بخشی ہے وہ دنیا کے ہر کنارے سے جوق درجوق اورافتاں وخیزاں مکہ چلے آرہے ہیں۔ کیوں کہ حج کی اہمیت و فضیلت بے شمار ہے۔ اس میں مومن حضور قلب کے ساتھ اپنے پالنہار سے دعا ومناجات کرتا ہے، اس کی دعائیں قبول ہوتی ہیں، وہ بے شمار دنیوی واخروی منافع حاصل کرتا ہے، اس کے ایک ایک عمل کا اجروثواب ہزاروں گنا بڑھ جاتا ہے اور ایک حاجی حج کر کے جب واپس لوٹتا ہے تو وہ گناہوں سے اس طرح پاک و صاف ہوتا ہے کہ گویا اس کی ماں نے اسے اسی دن جنم دیا ہو۔

مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی

نظم و نسق کی پابندی اور قوانین وضوابط کا پاس ولحاظ دین اسلام کی امتیازی خصوصیات میں سے ہے، جو ایک مومن صادق کی زندگی کے ہر ہر مرحلہ اور ہر ہر میدان میں مطلوب ہے۔ عبادات ہوں یا معاملات، معاشیات ہو یا سیاسیات، معاشرت ہو یا عمرانیات یا تعلقات عامہ سب کے سب نظم ونسق اور قوانین وضوابط سے مربوط ہیں۔ اللہ کے پیارے رسول محمدؐ کی حدیث ہے ''ان اللہ تعالیٰ یحب اذا عمل احدکم عملا ان یتقنہ'' (بیہقی، شعب الایمان) اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ تمہارا کوئی بھی کام عمدگی اور سلیقہ مندی سے ہو۔

قرآنی آیات، ذخائر احادیث اور اسلامی سیر و تاریخ میں جابجا اس کی تبلیغ وتفہیم اور تعریف وتحسین کی گئی ہے اور اس کی اہمیت و ضرورت اور معنویت کو آشکارا کیا گیا ہے۔ واقعہ معراج جو گردوں پر عالم بشریت کی حکمرانی کا استعارہ ہے، اس میں بھی نظم ونسق اور قانون وضابطہ کو برتنے کی بھرپور تلقین وتعلیم موجود ہے۔ خاص طور سے یہ حقیقت اس وقت اور زیادہ طشت ازبام ہوجاتی ہے جب رسول اللہؐ اس جسمانی وروحانی سفر میں آسمانِ دنیا کے دروازے پر پہنچتے ہیں تو آپ کے دلیل سفر حضرت جبریلؑ جیسے مقرب بارگاہ الٰہی فرشتے کو اس میں داخل ہونے سے روک دیا جاتا ہے اور ان سے سوال کیا جاتا ہے کہ کون ہیں؟ جواب ملتا ہے کہ میں جبریلؑ ہوں، پھر سوال ہوتا ہے کہ آپ کے ساتھ کون ہیں؟ جواب دیا گیا کہ محمدؐ ہیں، مزید سوال ہوتا ہے کہ کیا ان کو بلایا گیا ہے، جواب دیا جاتا ہے کہ ہاں، پھر آپ کا ''مرحبا بہ فنعم المجئی جاء'' (خوش آمدید! کیا ہی مبارک آنے والے ہیں) کہہ کر والہانہ استقبال ہوتا ہے۔ رسول اللہؐ اور حضرت جبریل کو ساتوں آسمان پر اسی نظم وقانون سے گزرنا پڑتا ہے۔ (بخاری)

ذرا غور کریں کہ حضرت جبریل علیہ السلام اپنی تمام تر خصوصیات اور اعلیٰ مقام و مرتبہ کے باوجود اپنے رعب وداعب، اثرورسوخ اور بارگاہ الٰہی میں تقرب کا دعویٰ ودلیل کیے بغیر کس طرح ساتوں آسمان کے نظم ونسق اور قانون وضابطہ کی مکمل پابندی کرتے نظر آتے ہیں؟

نظم ونسق کے پابند صرف مقرب ترین فرشتے جبریل امینؑ وغیرہ ہی نہیں بلکہ تمام فرشتے ہیں جیسا کہ ارشادات باری تعالیٰ ''والصافات صفا'' (الصافات: ۱۔ قسم ہے (عبادت کے لیے سلیقہ سے) صف بستہ کھڑے فرشتوں کی) اور ''ویفعلون مایومرون'' (التحریم: ۶۔ فرشتوں کو جو حکم دیا جاتا وہ اسے بجالاتے ہیں) میں بیان ہوا ہے۔

عبادتوں میں نماز جو کہ مومنوں کی معراج ہے اس میں بھی نظم و نسق کی پابندی لازمی قرار دی گئی ہے کہ ''سو وا صفوفکم فان تسوی الصفوف من اقام الصلوۃ'' (بخاری) اپنی صفوں کو درست کرو اس لیے کہ صفوں کی درستگی سے ہی اقامت صلوۃ ہوتی ہے۔

امامت صلاۃ بھی انتہائی نظم ونسق کی تعلیم دیتی ہے کہ امام اگر بھول جائے تو اس کو لقمہ دینے کے باوجود اس کی پیروی لازم ہوتی ہے۔

روزے کی کتنی اہمیت ہے اس سے ہر کوئی واقف ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی اہمیت کے پیش نظر اور کمال انعام ونوازش کے طور پر اس کا بدلہ خود دے گا۔ اس میں بھی بعض جائز امور پر پابندی لگا کر نظم ونسق کا خیال ولحاظ رکھنے کی تعلیم وترغیب دی گئی ہے۔

معیشت کو استحصالی سرمایہ دارانہ نظام اور جارح اشتراکیت کی خونیں کشمکش سے بچا کر نظم ونسق اور اعتدال پر استوار کیا گیا ہے کہ ''توخذ من اغنیاء ھم وترد الی فقراء ھم''۔ (بخاری) مال زکوٰۃ مالداروں سے وصول کیا جائے گا اور غریبوں میں تقسیم کیا جائے گا۔

تجارتی امور کو انارکی اور بدنظمی سے پاک رکھنے کے لیے حکم ہوا۔ ''لایسم المسلم علی سوم اخیہ'' (مسلم) کوئی مسلم کسی مسلمان کے سودے پر سودا نہ کرے۔

اسی طرح حسن معاشرت کے آداب میں سے ایک ادب یہ بتایا گیا کہ تم کسی کے گھر یونہی منہ اٹھا کر نہ چلے جاؤ بلکہ اس کے دروازے پر پہنچ کر پہلے سلام کرو، پھر اجازت طلب کرو اور اجازت ملنے کی صورت میں ہی کسی کے گھر میں داخل ہو۔ (ابوداؤد)

یہ سارے خطابات کن لوگوں سے ہو رہے ہیں؟ ان نفوس قدسیہ سے جو نبیؐ کے ہر حکم پر جان نثار کرتے ہی نہیں بلکہ ہر حکم پر کان دھرے رہتے تھے اور جن کے بارے میں نبیؐ کے ادنی حکم

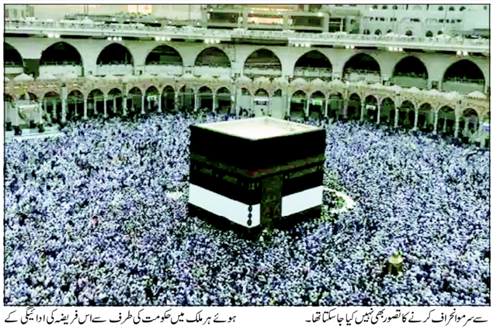

سے سر موانحراف کرنے کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا تھا۔

معلوم یہ ہوا کہ عبادات ہوں یا معاملات یا معاشرت و معیشت ہر معاملے میں نظم ونسق اور قانون وضابطہ کی پابندی ضروری ہے۔ اگر اپنے ملک میں ہوں تو اس میں بھی اس کو ملحوظ رکھنا چاہئے اور بیرون ملک میں ہوں تب بھی اس کا خاص اہتمام کرنا چاہئے۔

موسم حج ہم پر سایہ فگن ہے اور اللہ نے جن مستطیع بندوں کو اپنے بیت عتیق کے حج کی سعادت بخشی ہے وہ دنیا کے ہر کنارے سے جوق درجوق اور افتاں وخیزاں مکہ چلے آرہے ہیں۔ کیوں کہ حج کی اہمیت وفضیلت بے شمار ہے۔ اس میں مومن حضور قلب کے ساتھ اپنے پالنہار سے دعا ومناجات کرتا ہے، اس کی دعائیں قبول ہوتی ہیں، وہ بے شمار دنیوی واخروی منافع حاصل کرتا ہے، اس کے ایک ایک عمل کا اجر وثواب ہزاروں گنا بڑھ جاتا ہے اور ایک حاجی حج کر کے جب واپس لوٹتا ہے تو وہ گناہوں سے اس طرح پاک و صاف ہوتا ہے کہ گویا اس کی ماں نے اسے اسی دن جنم دیا ہو۔ ایک مومن صادق کے دل میں جاگزیں حج کے شوق ومحبت کو دیکھتے ہوئے ہر ملک میں حکومت کی طرف سے اس فریضہ کی ادائیگی کے لیے انتظامات کیے جاتے ہیں اور نظم وقانون بنائے گئے ہیں۔ اسی طرح حرمین شریفین کے خدام اور ضیوف الرحمٰن کے میزبانوں نے بھی حجاج کے حسن استقبال، مناسک حج کی پرامن ادائیگی اور راحت وآرام کے لیے جدید سہولیات سے لیس انتظامات کرر کھے ہیں اور امن وشانتی اور اخوت و بھائی چارہ کے ماحول میں مناسک حج وعمرہ کی ادائیگی کے لیے ضابطے بھی مقرر ہیں، ان کا پاس ولحاظ ہر حاجی کے لیے شرعی واخلاقی طور پر ضروری ہے۔ حاجی جس ملک سے بھی چلیں وہ روانگی سے لے کر واپسی تک امن وقانون کا پاس ولحاظ رکھیں۔ حجاج کو وداع کرنے کے نام پر نہ امن وقانون کو ہاتھ میں لیں، نہ ہڑدنگ مچاتے پھریں اور نہ ہی ٹریفک نظام کو درہم برہم کرنے کی کوشش کریں۔ اور آپ یہ ہرگز نہ بھولیں کہ آپ ایک روحانی سفر پر نکلے ہیں، آپ کا یہ سفر سراپا عبادت اور خوشنودی مولی کے لیے ہے۔ آپ کسی ریلی، احتجاج یا ناموری کے لیے نہیں نکلے ہیں۔

اسی طرح جب حج بیت اللہ کا عزم محکم ہوجائے تو سب سے پہلے سفر حج کے لیے ضروری قانونی اور انتظامی امور کی تکمیل کرلیں۔ ان میں سب سے اہم کام حج کے لیے تصریح (پرمٹ) اور ویزہ کا حصول ہے۔ حج ویزا یا تصریح کے بغیر ہرگز ہرگز سفر حج نہ کریں۔ کیوں کہ یہ ایک دینی، اخلاقی اور دستوری غلطی اور بسا اوقات جرم ہے۔ ذرا بتائیں تو سہی کہ آپ نظم وضبط کو درہم برہم کر کے، قانون کو ہاتھ میں لے کر، بیجا بھیڑ بھڑاکا کر کے، اپنے بھائیوں کو تکلیف دے کر اور انتظامیہ کو زک پہنچا کر آخر کونسی عبادت کرنا چاہتے ہیں؟ اللہ کے لیے ایسا ہرگز نہ کریں۔ اگر آپ نے ایسی ترکیب نکال ہی لی ہے کہ انتظامیہ کی آنکھ میں دھول جھونک دیں گے اور پکڑے نہ جائیں گے، تو یہ کیوں بھول جاتے ہیں کہ آپ جس اللہ تعالیٰ کے لیے یہ مقدس سفر کر رہے ہیں، حج جیسی گناہوں سے پاک صاف کرنے والی عبادت کرنے والے اور قدم قدم پر اور لمحہ لمحہ رب کی رضا چاہنے والے ہیں اور لبیک اللھم لبیک پکارنے والے ہیں وہ اللہ اس طرح کی بدنظمی، قانون شکنی اور دھوکہ دھڑی کو پسند نہیں کرتا ہے۔ اس طرح کے ناروا تصرفات حج کی روح کے منافی ہیں۔ اللہ کے رسولؐ اور آپ کے پیارے جانباز صحابہ اللہ کے حکم سے سنہ ۶ ہجری میں عمرہ کے لیے مدینے سے نکلے تھے، لیکن مکہ والوں نے روک دیا۔ چنانچہ حق پر ہونے کے باوجود اور سب سے مبارک سفر ہونے کے علی الرغم خیر و برکت اور خطے میں پائیدار امن کی آس وامید میں عمرہ ادا کیے بغیر مدینہ واپس لوٹ آئے، بعض صحابہ کو یہ اٹ پٹا سا لگا کہ اس قدر دب کر مشرکوں سے معاہدہ کیوں ہو رہا ہے لیکن ان کی سلیقہ مندی اور نظم کی پابندی دیکھیے کہ کسی کو مجال حکم عدولی نہ رہی اور تاریخ کی آنکھوں نے دیکھ لیا کہ ان ستودہ صفاتوں کا عمرہ کیے بغیر واپس آنا فتح مبین کا پیش خیمہ ثابت ہوا۔

مشرکین مکہ نے شدت عداوت ودشمنی کی تپش میں کباب ہوکر اور اللہ کے راستہ سے موحدین کو روکنے کے لیے ظالمانہ موقف اختیار کیا تھا، لیکن یہاں تو معاملہ اس کے برعکس ہے۔ یہاں تو کتاب وسنت کی اساس پر استوار مملکت کی طرف سے امن وشانتی کے سائے میں بسہولت مناسک حج ادا کرانے کی غرض سے ضوابط وقوانین مقرر کیے گئے ہیں، لہٰذا ان کی پابندی شرعا واخلاقا ناگزیر ہے۔

سعودی حکومت جب سالہا سال کے تجربے اور پورے سال وزارت حج سمیت ساری منسٹریاں ہی نہیں بلکہ پوری حکومت اسی انتظامی ادھیڑ بن اور انتظام کی فکر میں لگی رہتی ہے اور بہتر طور پر ان تمام بے شمار مسائل اکل وشرب، طعام وقیام، آمد ورفت، ادائیگی مناسک، فرائض وواجبات اور مستحبات، صفائی وستھرائی اور ہر طرح کی اطمینان وسکون اور ہر طرح کی لڑائی اور دنگائی سے دور فضا میں آپ کو پرسکون اور روح پرور ماحول میں عبادت کا موقع فراہم کرنے کے لیے کوشاں رہتی ہے اور ان سب کو بہتر سے بہتر طور پر انجام دینے کے لیے ہر انسانی طاقت وقوت کو اجتماعی وانفرادی اور حکومتی وعوامی طور پر جھونک کر بھی مزید بہتری کے لیے فکر مند رہتی ہے اور ان سب میں حفظان صحت کے تمام اصولوں اور ترکیبوں کو بروئے کار لانے میں منہمک وسرگراں ہوتی ہے۔ ایسے میں آپ کی یہ زیادتی وقانون شکنی اور اس میں بلا ویزا، بلا تصریح وویزا اور بلا اجازت کے انٹری کیا کچھ پرابلم اور مشکلیں کھڑی نہ کردے گی؟ اس لیے براہ کرم آپ سعودی عرب کے اندر ہوں یا باہر ایسی جرأت بیجا سے باز آئیے، اپنے رویہ میں تبدیلی لائیے اور دین وایمان، شریعت وقانون اور مصلحت وخیر خواہی امت کا لحاظ رکھتے ہوئے اصول وضوابط پر کاربند ہوجائیے۔ ہمیں خوب معلوم ہے کہ جو لوگ چوری چھپے ہزار جتن کرنے کے بعد بلا ویزا وتصریح حج کرتے ہیں ان میں سے اکثر وہ لوگ ہیں جو بار بار حج کرنے کے عادی ہیں۔ یا یہ وہ لوگ ہیں جن کو اس طرح کے لوگ یا ایجنٹ ورغلاتے اور ابھارتے ہیں، ورنہ عام حج کرنے والے حضرات اگر کچھ دنوں تک صبر کریں تو ان کو کم از کم زندگی میں ایک بار حج کرنے کا چانس ضرور مل جاتا ہے۔ حج کمیٹیاں، حکومتیں اور متعلقین اس پر نظر رکھتے ہیں اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ جس کا کوئی نہیں ہے اس کا ادائیگی فریضہ حج کے لیے اللہ جل شانہ کافی و وافی ہیں۔ ساری دنیا کو آپ بے سروسامانی اور بے یاری و مددگاری کے باوجود مسخر اور ہموار کرسکتے ہیں۔ اگر حج کی نیت ہے اور آپ اس کا شوق فراواں لیے ہوئے ہیں تو اللہ سے امید رکھیں اور غلط راہ اور طریقہ اپنانے سے بچیں۔ مفہوم جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اس کی مشکلات سے نکلنے کی شکل نکال دیتا ہے) اور کس کو اس مقدس جگہ پر جانے اور اس کے خیرات و برکات اور اجر وثواب سے بہرور ہونے کا انتہائی جذبہ وشوق نہیں ہے؟ کونسا سینہ ہے جس میں یہ جذبہ صادق موجزن نہیں ہے؟ کس دل میں اس کو پالینے کی تڑپ نہیں ہے؟ کونسی آنکھ ہے جو اس کے دیدار کے لیے نہیں ترس رہی ہے؟ اور کونسی پیشانی ہے جو اللہ تعالیٰ کے لیے اور اللہ کے سامنے اس کی اس مبارک سرزمین پر سجدہ ریز ہونے کے لیے بے چین نہیں ہے؟ حق تو یہ ہے کہ زبان حال سے ہر مومن یہی کہتا رہتا ہے:

کہ ہزاروں سجدے تڑپ رہے ہیں مری جبین نیاز میں

ان دنوں آپ سبھی عشرہ ذوالحجہ سے گزر رہے ہیں جو اللہ کے نزدیک سب سے بہترین ایام ہیں۔ ان مبارک ایام کو صحیح طریقے سے کام میں لائیں۔ یہ عید سعید کو آپ کو اور پورے ملک وملت اور انسانیت کو بہت بہت مبارک ہو۔ اللہ تعالیٰ اسے بھلائی کا ذریعہ بنائے۔ آمین

سنگلاخ پہاڑیوں کا سینہ چاک کرنے کا حوصلہ دینے والا جذبہ

رب دیکھنا چاہتا ہے کہ کیا اس کا بندہ جو اس کے حکم کی تابعداری میں جانوروں کو قربان کر رہا ہے اگر جادۂ حق کی پاسبانی اور حفاظت کے سفر میں اللہ کے دین کو اس کے گردن کی ضرورت پڑی تو وہ اس قربانی کے جانور کی طرح اپنے گلے پیش کرنے کا جذبہ حاصل کرنے میں کامیاب ہو رہا ہے یا نہیں؟ اس قربانی کے ذریعہ رب اپنے بندوں میں جذبہ ایثار اور فداکاری دیکھنا چاہتا ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ ہم دور زوال میں ہیں اور دور زوال میں ایک زوال یافتہ قوم کی جو نفسیات ہوتی ہے وہ پورے طور پر مسلمانوں میں موجود ہے یعنی حقیقی پیغام سے صرف نظر کرلینا اور رسم کی ادائیگی پر زور دینا۔

قربانی کا مقصد اللہ کی رضا اور تقویٰ حاصل کرنا ہے، لہٰذا قربانی سے پہلے ہمیں اپنی نیتوں کا جائزہ لینا ہوگا تا کہ اپنے جانوروں کا خون بہانے سے پہلے ہم اس مقصد کے پانے والے بنیں جو اس ذبح عظیم کا مقصد ہے۔ عیدالاضحیٰ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عظیم الشان یادگار اور سنت ہے جس میں انہوں نے حکم الٰہی کی تعمیل میں اپنے بڑھاپے کے سہارے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی گردن پر چھری چلانے سے بھی دریغ نہیں کیا تھا۔ نہ ان کے ہاتھ کانپے اور نہ ان کے عزم وارادہ میں کوئی تزلزل آیا تھا۔ ان کی یہ ادا اللہ کو اتنی پسند آئی کہ اس نے اپنے خلیل کی اس ادا کو بعد میں آنے والے تمام انبیاء کی امتوں پر لازم کردیا، حتیٰ کہ اپنے حبیب کی امت کے صاحب حیثیت مسلمانوں پر بھی اس سنت کو واجب کر دیا۔ حالاں کہ رب کریم اپنے بندوں کے سامنے واضح کرتا ہے کہ ''اللہ کے یہاں نہ تو تمہارے جانوروں کا گوشت پہنچتا ہے اور نہ خون، بل کہ وہ تو تمہارے دلوں کے تقویٰ کو دیکھنا چاہتا ہے۔ وہ یہ دیکھنا چاہتا ہے کہ اس کا بندہ جانوروں کے گلے پر جو چھری چلا رہا ہے، اس سے وہ اللہ کی رضا حاصل کرنا چاہتا ہے یا نام ونمود اور واہ واہی بٹورنے کیلئے اس نے بھاری قیمت کے جانور کو زمین دے پٹکا ہے''۔

رب دیکھنا چاہتا ہے کہ کیا اس کا بندہ جو اس کے حکم کی تابعداری میں جانوروں کو قربان کر رہا ہے اگر جادۂ حق کی پاسبانی اور حفاظت کے سفر میں اللہ کے دین کو اس کے گردن کی ضرورت پڑی تو وہ اس قربانی کے جانور کی طرح اپنے گلے پیش کرنے کا جذبہ حاصل کرنے میں کامیاب ہو رہا ہے یا نہیں؟ اس قربانی کے ذریعہ رب اپنے بندوں میں جذبہ ایثار اور فداکاری دیکھنا چاہتا ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ ہم دور زوال میں ہیں اور دور زوال میں ایک زوال یافتہ قوم کی جو نفسیات ہوتی ہے وہ پورے طور پر مسلمانوں میں موجود ہے یعنی حقیقی پیغام سے صرف نظر کرلینا اور رسم کی ادائیگی پر زور دینا۔ ہم ہر سال قربانی دھوم دھام سے مناتے ہیں۔ کچھ لوگ کچھ خصوصی نشانیوں والی بھینسیں، بکرے، بھیڑیں، لاکھوں کی رقم میں خریدتے ہیں اور پوری نمائش کے ساتھ رسم قربانی ادا کرتے ہیں، لیکن ہم بھول جاتے ہیں کہ قربانی کا پیغام کیا ہے، اس کا مقصد کیا ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے آخری کلام (قرآن مجید) میں یہ واضح طور پر کہا ہے کہ اللہ کو قربانی کا گوشت اور خون نہیں پہنچتا اس تک تو تمہارا تقوی پہنچتا ہے۔ اور آج یہی تقویٰ جو قربانی کا حقیقی پیغام ہے ہم سے غائب ہو رہا ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ قربانی محض ایک رسم اور نمود ونمائش کا موقع بن کر رہ گئی ہے۔ قربانی سے قبل ہم اس سچائی کو فراموش کر چکے ہیں کہ خالق کائنات کی خوشنودی کا راستہ اس کی مخلوق کی حقوق کی ادائیگی سے ہو کر جاتا ہے، حقوق العباد کے بغیر حقوق اللہ بے سود ہیں، عیدالاضحیٰ کے موقع پر اللہ کے حکم سے جو قربانی کی جاتی ہے اس میں حضرت ابراہیمؑ کے جذبہ قربانی کو اجاگر کرنے کی ضرورت ہے اور آپس میں محبت، برداشت، ایثار وقربانی کو اجاگر کرنے کی ضرورت ہے۔ کامیابی کے لیے قربانی ضروری ہے لیکن جانور کی قربانی سے پہلے اپنی خواہشات کی قربانی اور تزکیہ نفس ضروری ہے۔

غور کیجئے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی زندگی امتحانات میں گزری، آخری عمر میں بیٹے کا ملنا، پھر اس کی قربانی کا حکم اور اسے اللہ کی راہ میں قربانی کے لیے پیش کر دینا، بہت بڑا امتحان تھا۔

باپ اور بیٹے دونوں نے اپنی جبین نیاز کو اللہ کے دربار میں خم کردیا۔ جب آنکھوں سے پٹی کھولی تو حضرت اسماعیل علیہ السلام زندہ تھے، مگر اللہ کریم اپنے خلیل کے جذبہ ایثار ووارفتگی کو پسند اور قبول کرچکا تھا۔ اللہ نے فرمایا کہ آپؑ نے اپنا خواب سچا کردیا۔ ہم محسنین کو ایسے بدلہ دیتے ہیں کہ آپؑ کی قربانی قبول ہوگئی، رب بھی راضی ہوگیا اور آپؑ کا بیٹا بھی اسی طرح سلامت ہے۔ آگے ارشاد فرمایا: یہ بہت بڑا ذبیحہ جو آپ کو ہم نے دیا، اسے ہم آگے آنے والوں کے لیے رکھیں گے، یادگار بنادیں گے۔

یہاں غور کرنے والی بات ہے کہ کیا ہم اللہ کے پیغمبر جیسا وہ جذبہ اپنے اندر پیدا کرنے میں کامیاب ہو رہے ہیں یا نہیں کہ اللہ کے دین اور اس حکم کی سربلندی کیلئے اگر ہمیں بھی کبھی اپنے جگر کے ٹکڑوں کو راہ خدا میں پیش کرنے کی نوبت آئے تو ہم بھی اللہ کی رضا اور تقویٰ حاصل کرنے کیلئے یہ کام کرگزریں گے یا نہیں۔ اگر ہم نے جانوروں کی قربانی کے ساتھ وہی عزم، وہی جذبہ خلیل اللہ پالیا تو یقین مانئے کہ آپ اللہ کے نزدیک سرخرو ہیں۔ سرکار دو عالمؐ سے پوچھا گیا کہ قربانی کیا ہے، ارشاد فرمایا کہ یہ میری اور تمہارے باپ حضرت ابراہیمؑ کی سنت ہے۔ ہمیں اپنے مذہبی تہواروں کو ان کے عین تقاضے کے مطابق منانے کی کوشش کرنی چاہئے اور اپنے دین کی نمائندگی اس انداز سے کرنی چاہئے کہ دوسرے مذاہب کے ماننے والے ان تہواروں کو محض تفریح کا ذریعہ نہ سمجھیں۔ سوچیں کہیں آپ کی قربانی جذبہ ایثار، اور خلوص سے تو خالی نہیں اور اگر ایسا ہے تو اپنے اعمال کو درست کرنے کی کوشش کریں اور جانوروں کی قربانی کے ساتھ اپنی جھوٹی انا، خواہشات نفس کی بھی قربانی کردیں۔ جو مسلمان آج قربانی کر رہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے عظیم الشان عمل کی یاد کو تازہ کر رہے ہیں ان کیلئے بھی ضروری ہے کہ وہ قربانی سے زیادہ قربانی کے پیغام کو سمجھیں کہ وقت کے نمرود کے سامنے کلمہ حق کہنے کی جرأت اپنے اندر پیدا کریں، دین وایمان اور ملت اسلامیہ کیلئے کسی بھی قسم کی قربانی سے گریز اور دریغ نہ کریں۔ چاہے اپنا گھربار چھوڑنا پڑے۔ اجنبی سرزمین میں بودوباش اختیار کرنی پڑے حتیٰ کہ اگر اپنی اولاد کو قربان کرنے کا مرحلہ درپیش ہو تو بھی ہمت اور حوصلہ سے کام لیا جائے۔ خاردار وادیوں اور سنگلاخ پہاڑیوں کا سینہ چاک کرنا پڑے پھر بھی اللہ کی رضا اور خوشنودی کیلئے خود کو مٹاتے ہوئے آگے بڑھتے ہیں، حتیٰ کہ کامیابی ہمارے قدم چوم لے۔

'ایکس' کی دنیا

@DNA

اجیت ڈوال کو تیسری مرتبہ این ایس اے بنایا گیا ہے۔

@Indian Today

کویت کی عمارت میں آتشزدگی میں ہندوستان کے مرنے والوں کی تعداد بڑھ کر 43 ہوگئی ہے۔

@Dhahya Rajenderam

بی ایس یدورپا کے خلاف پاسکو کے کیس سے متاثرہ خاندان نے اب اپنی زبان کھولی۔

@Economic Times

مہاراشٹر میں مہاوکاس اگھاڑی اتحادی وقت خراب کیے بغیر اسمبلی انتخابات کے لیے مہم شروع کریں گے۔

@Amnesty India

نئی حکومت سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ آئندہ پانچ برسوں میں انسان حقوق کے دفاع کے لیے اپنی مرکزی پالیسیوں میں شامل کرے گی۔

الحدیث @

عراق میں 72 بین الاقوامی سطح پر سرگرم رہے۔ منشیات کا دھندہ کرنے والے افراد کو پھانسی دینے کا حکم صادر کردیا گیا ہے۔

@Seth Sahib

دوسرے لوگوں کی رائے سے خوفزدہ نہ ہوں
وہ ان کے خیالات ہیں آپ کی حقیقت نہیں۔
چارلی چیاپلین

@All India Parisangh

مودی جی چناؤ ہارتے ہارتے بچ گئے:
ادت راج

@Anuradha Patel

کانگریس اور سماجوادی پارٹی ایودھیا میں بڑا روڈ شو کرنے کا منصوبہ بنا رہی ہے۔ راہل گاندھی اور اکھلیش یادو پورے ہندوستان میں بی جے پی کی ہار کا پیغام گاؤں گاؤں تک پہنچانا چاہتے ہیں۔

@The Japan News

امریکہ کا کہنا ہے کہ حماس جنگ بندی منصوبے میں تبدیلیاں چاہتا ہے۔ جبکہ حماس نے ان خبروں کی تردید کی ہے کہ وہ کچھ نئی تجاویز پیش کر رہا ہے۔

@Rehana Tabassum

وصل کے سب راستے پاگل ہوتے ہیں سوگ میں
ہجر میں اس مخملی پاؤں کی پائل کھوگئی

نجمہ قمر @

کتنے برسوں کا سفر خاک ہوا
اس نے جب پوچھا کیسے آنا ہوا

اردو شاعری @

ہم بھی قائل ہیں وفا میں استواری کے مگر
کوئی پوچھے کون کس کو عمر بھر اچھا لگا
احمد فراز

پانچواں درویش @

دل دکھانے کی کوئی رسم ہو باقی شاید
لوٹ آیا ہے میرے شہر سے جانے والا

تشنہ لب @

ہم بصد ناز دل وجاں ہیں بساتے بھی گئے
پھر گنواتے بھی گئے اور بھلاتے بھی گئے

درویش آدمی @

تونے پکارا ہے تو ننگے پاؤں ہی چلے آئیں گے
ہواؤں کا رخ نہیں دیکھیں گے تیرے اشارے کے بعد

@Nyla Zaheer

اب تک شکست فاش کی خفت نہیں مٹی
اک جنگ اپنے آپ سے ہارا تھا میں کبھی

@Lutyens Media

این ڈی اے کے اسپیکر کو اب 230 سے زیادہ ممبران پارلیمنٹ کو معطل کرنا پڑے گا۔ گورو گوگوئی

@Guardian News

اقوام متحدہ کی رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ مغربی کنارے اور غزہ میں بچوں پر بدترین تشدد کیا گیا ہے۔

@Jardan News Agency

شاہ اردن نے اقوام متحدہ کے سکریٹری جنرل پر زور دیا ہے کہ غزہ میں انسانی امداد کی سپلائی کو بڑھانے کے لیے زیادہ سے زیادہ کوشش کی جانی چاہیے اور اس اسباب کو غزہ کے لوگوں تک ہر حال میں پہنچایا جانا چاہیے۔

عبدالسلام زلفی @

ابھی حرارت ہتھیلیوں سے گئی نہیں ہے
کسی کے ہاتھوں کے لمس تازہ پڑے ہوئے ہیں

@Zainab Fazar

سارا شہر چھوڑ کر-- پسند کیا ہے تجھے
مت کر قبول مگر دادتو-- دے انتخاب کی

العربیہ @

امریکی محکمہ خارجہ نے فلسطینی وزیراعظم کے ساتھ بات چیت میں اصلاحات کے مکمل نفاذ کی ضرورت پر زور دیا ہے۔

ایکس پر چلنے والے ٹرینڈ قارئین کی دلچسپی کیلئے پیش کیے جارہے ہیں
ایکسیوزر کے ذریعہ ظاہر کی گئیں آراء ان کی ذاتی ہیں اور ادارہ اس کیلئے کسی طرح ذمہ دار نہیں